ناول

نثری اصناف میں ناول اس وقت دنیا کی مقبول ترین صنفوں میں شمار کی جاتی ہے۔ ناول تقریباً دنیا کی ہر زبان میں لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ مختلف ادیبوں نے اپنے اپنے طور پر ناول کی تعریف متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن زندگی کی طرح ناول کی بھی کوئی ایسی تعریف ممکن نہیں جسے مکمل یا قطعی کہا جا سکے۔ پھر بھی ناول کا اطلاق سادہ اور سلیس زبان میں لکھی گئی ایسی طویل اور مربوط کہانی پر کیا جا سکتا ہے جس میں عام زندگی کے حالات و واقعات، مسائل و معاملات کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہو۔

روایتی ناول کے عام اجزائے ترکیبی میں پلاٹ، کردار نگاری، منظر نگاری، مکالمہ نگاری اور مرکزی خیال کو شمار کیا ~~جا سکتا ہے~~ جاتا ہے۔ ان میں پلاٹ اور کردار نگاری کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کے علاوہ ناول میں زندگی کے مشاہدے اور انسانوں کے نفسیاتی مطالعے سے بھی بعض لکھنے والوں نے استفادہ کیا ہے۔ ہر ناول کسی نہ کسی نظریۂ حیات کا حامل ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ ناول مصنف کے نظریۂ حیات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

اردو زبان میں ناول نگاری کا آغاز انیسویں صدی کے نصف آخر میں ہوا۔ یہ دور دو تہذیبوں کے تصادم اور کشمکش کا دور تھا۔ جس پر بڑی شدت کے ساتھ انگریزی ادب کے اثرات بھی پڑ رہے تھے۔ نذیر احمد، پنڈت رتن ناتھ سرشار، عبدالحلیم شرر اور مرزا ہادی رسوا اردو کے اہم ترین ناول نگار کہے جاتے ہیں۔

بیسویں صدی میں اردو ناول نے بہت ترقی کی۔ اس عہد کے ناول نگاروں میں پریم چند، عزیز احمد، حیات اللہ انصاری، کرشن چندر، عصمت چغتائی، ممتاز مفتی، قرۃ العین حیدر، عبداللہ حسین

شوکت صدیقی، خدیجہ مستور، جمیلہ ہاشمی، انتظار حسین، قاضی عبدالستار، جیلانی بانو اور جوگندر پال وغیرہ اہم ہیں۔

ناول کی صنف نے مغربی ناول، خاص طور پر انگریزی اور روسی ناول سے گہرے اثرات قبول کیے ہیں۔ پچھلے چند برسوں میں قدیم ہندوستانی فکشن کے اسالیب سے بھی بعض مصنفوں نے روشنی حاصل کی ہے۔ لہٰذا اردو کی پرانی داستانوں، کتھا سرت ساگر اور الف لیلیٰ کی روایت کا اثر بھی چند نئے ناول نگاروں کے یہاں دیکھا جا سکتا ہے۔